کیا۔ دونوں لیڈروں نے ان احساسات کا اظہار کیا کہ پاکستان اور ازبکستان کے باہمی تعلقات میں فروغ دونوں ممالک کے لیے سود مند ہو گا مگر مواصلات کے رابطوں (regular communication links) کی عدم دستیابی اِس راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک کے تجارتی، اقتصادی اور تیزویراتی مفادات افغانستان میں بحالیٔ امن اور استحکام سے وابستہ ہیں۔

پاک - ترکمنستان گیس پائپ لائن

پاکستان اور ترکمنستان کے درمیان گیس کی پائپ لائن بچھانے کے مجوزہ منصوبے کو روس اور امریکہ دونوں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ نیز یہ منصوبہ پاکستان اور ترکمنستان کی معیشت کے لیے بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ بات ترکمنستان کے نائب وزیراعظم حکیم اشانوف نے اپنے بارہ رکنی وفد کے ہمراہ وفاقی وزیر پٹرولیم اور قدرتی وسائل انور سیف اللہ خان اور وزارت کے دیگر افسران سے منگل ۳۱ اکتوبر (۹۵ء) کو ایک ملاقات کے دوران کہی۔

جناب اشانوف نے کہا کہ حکومت ترکمنستان نے اِس منصوبے کو اپنی پہلی ترجیح قرار دے رکھا ہے۔ اور حکومت پاکستان کی مدد سے اس کو جلد از جلد روبہ عمل لانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اُنہوں نے کہا "گو کہ پاکستان کے پاس کئی متبادل تجاویز اور منصوبے بھی ہو سکتے ہیں مگر ہم سمجھتے ہیں کہ اِس منصوبے کے کئی اضافی فوائد ہیں۔ مثلاً ترکمنستان کے گیس پیدا کرنے والے علاقے ترقیاتی مراحل سے گزر چکے ہیں اور لائن بچھتے ہی گیس کی فراہمی فوری طور پر شروع کی جا سکتی ہے۔" اُنہوں نے کہا کہ ترکمنستان پاکستان کی گیس کی جملہ ضروریات پوری کر سکتا ہے۔

ترکمنستان کے نائب وزیراعظم نے دونوں ممالک کے درمیان تعاون اور اشتراک کے دیگر شعبوں کی نشاندہی بھی کی۔ ان میں تیل کی پائپ لائن کی تعمیر اور ریلوے اور سڑک کے ذریعے مواصلات کے رابطوں کی بہتری شامل ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم نے آزادی کے بعد پاکستان کو اپنا مخلص ساتھی پایا ہے۔ چنانچہ دونوں برادر ممالک کے درمیان سماجی اور اقتصادی شعبہ میں تعلقات کو مستقبل میں مزید فروغ حاصل ہو گا۔

وفاقی وزیر پٹرولیم انور سیف اللہ خان نے کہا کہ یہ منصوبہ پاکستان کے لیے نہایت اہم ہے۔ اُنہوں نے کہا ہمیں طلب و رسد میں فرق کو ختم کرنے اور توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ترکمنستان کے گیس کی ضرورت ہے۔ انھوں نے ترکمنستان کے رہنما سے کہا کہ ہم اِس بات پر بہت خوش ہیں کہ آپ نے نجی شعبہ کی ممتاز کمپنیوں کو پاکستان تک گیس پہنچانے کی ذمہ داری سپرد کی ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو بھی اس منصوبہ پر جلد عمل درآمد چاہتی ہیں۔ حکومت ترکمنستان کے جذبۂ خیر سگالی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جناب انور سیف اللہ خان نے کہا کہ پاکستان وسطی ایشیا کے ممالک کی پٹرولیم کی مصنوعات کے لیے بہترین مارکیٹ ثابت ہوگا۔

وفاقی وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل نے کہا ہم سمجھتے ہیں کہ ترکمنستان کی پٹرولیم کی مصنوعات پاکستان کے راستے ہی بیرونی دنیا تک بہتر طریقے سے پہنچ سکتی ہیں۔ اسی لیے ہم گوادر کی بندرگاہ کو ترقی دے رہے ہیں۔ جہاں سے وسطی ایشیا کی ریاستیں اپنی مصنوعات بہ آسانی برآمد کر سکیں گی۔ وزیر پٹرولیم نے کہا کہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے پٹرولیم، قدرتی وسائل اور مواصلات کی وزارتوں کو اس منصوبہ کی تکمیل کے لیے فوری اقدامات کی ہدایات دے دی ہیں۔

آزاد ممالک کی دولتِ مشترکہ: مسلم اقلیتیں

کریمیا میں یوکرین کے لیے نئی مشکلات

ابھی جزیرہ نمائے کریمیا میں روسی علیحدگی پسند تحریک کو کچلنے کے بعد آٹھ ماہ بھی نہیں گزرے ہیں کہ یوکرین کی حکومت کو ایک اور گروپ "کریمیا کے تاتاروں" کے دباؤ کا سامنا ہے۔

۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۴ء تک کریمیا کی روسی نسلی اکثریت کے علیٰحدگی پسند جذبات نے یوکرین کی سیاست پر بھی بُرا اثر ڈالا اور اس کے روس کے ساتھ تعلقات بھی خراب کیے۔ چنانچہ اب یوکرین کی حکومت بحر اسود سے متّصل اس جزیرہ نما میں نئے سیاسی نظام کے لیے کام کر رہی ہے۔ تاکہ علیٰحدگی پسند جذبات کا تدارک کیا جاسکے۔

تاتار، جو مسلمان، ترکی النسل اور کریمیا کی آبادی کا دس فیصد ہیں کیف [یوکرین کا دارالحکومت] کے مفید مگر demanding حلیف شمار ہوتے ہیں۔ تاتار مسلمان روسیوں کی علیٰحدگی پسندی کے سخت مخالف رہے ہیں۔ مگر اب وہ خود اپنے لیے زیادہ بہتر سیاسی حیثیت کا مطالبہ کر رہے ہیں اور کیف پر اپنے تہذیبی و ثقافتی حقوق کی بحالی کے لیے دباؤ بڑھا رہے ہیں۔ ایک تاتار رہنما رفعت چوباروف کہتا ہے: "ہماری امیدیں کیف سے وابستہ ہیں۔" گزشتہ سال کیف کی زیرِ نگرانی کریمیا کے نئے آئین کی تشکیل کے لیے بلائے گئے کریمیا کی پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران تاتار ارکانِ پارلیمنٹ نے دس روزہ بھوک ہڑتال کی اور اپنے لیے زیادہ حقوق کے حصول کے لیے سول نافرمانی کی تحریک چلانے کی دھمکی دی۔ چنانچہ یوکرین کے صدر لیونڈ کچمہ نے معاملے میں براہِ راست مداخلت کا وعدہ کیا۔ اور نتیجتاً